بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِدارہ دعوتِ حق پیش کرتا ہے

کافرانہ نظاموں میں اسلامی تحریکوں کا خانہ کیوں؟

تحریر: کاشف حمید

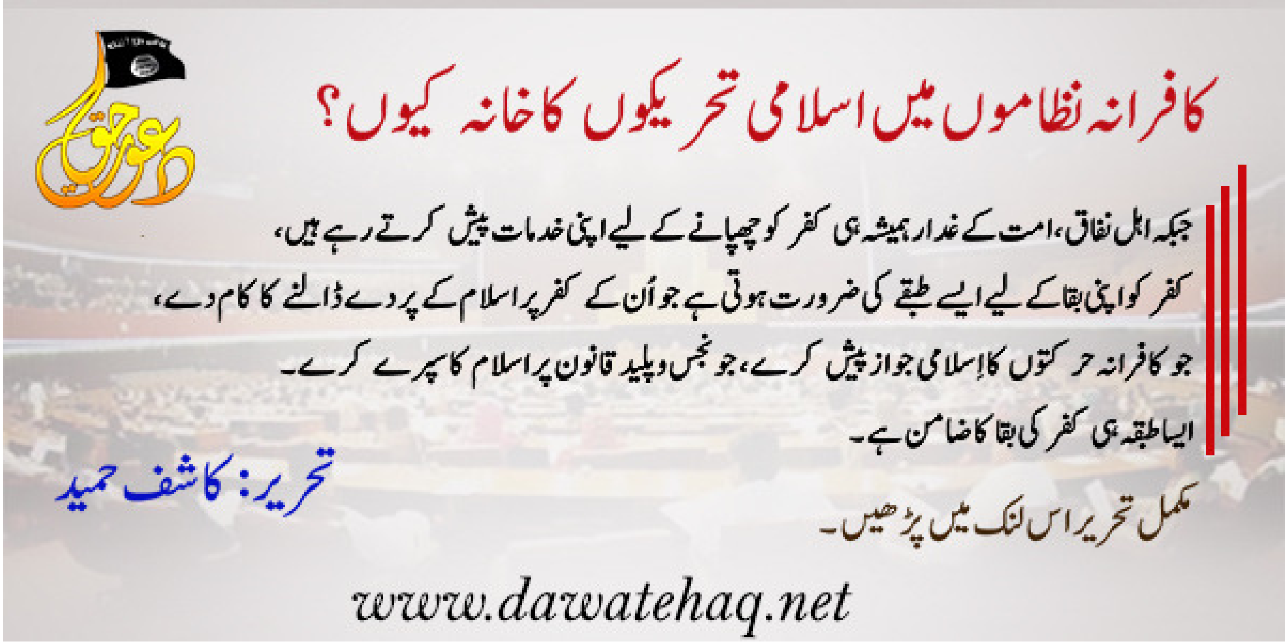

اللہ رب العزت کے ساتھ کفر والحاد پر قائم لادین نظام جو دن رات اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ جو اس دھرتی پر شرک وکفر کو قائم کرنے والے، اللہ کے دین کا سرعام مذاق اور ٹھٹھہ اڑانے والے، اسلام اور اہل اسلام سے جنگ کرنے والے ہیں۔ جن کے دم سے ہی اس زمین پر خدا کی بغاوت قائم ودائم ہے، جو ہر شر کو رواج دینے والے اور ہر کفر کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر اللہ کے ایسے بدترین دشمنوں کے ہاں دین کا ایک "خانہ" آخر کیوں رکھا جاتا ہے!۔

ذرا غور کیجئے! اللہ کی شریعت سے جنگ کرتا قانون ہے مگر اس قانون میں بھی اسلام کا ایک باقاعدہ حصہ ہے۔ کفرالحاد پر مبنی نظام تعلیم ہے مگر اس میں باقاعدہ اسلامیات ایک مضمون ہے۔ جہاد سے دشمنی کرتی فوجیں ہیں مگر ان کا تعارف ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ کے نازل کردہ حکم ودستور سے بغاوت کرتی ریاست ہے مگر اس کے نام کے ساتھ اسلامی کا لاحقہ جڑا ہے۔ انسانوں کی خدائی کا اعلان کرتا ترانہ ہے مگر اس کا اختتام (سایۂ خدائے ذوالجلال) اللہ کے احکامات کو معطل کرتی اور خود خدائی منصب پر فائز ہوتی پارلیمنٹ ہے مگر اس کے ماتھے پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا پاک کلمہ رقم ہے۔ اللہ سے جنگ کرتے بینک ہیں مگر ان کا نام مسلم ہے (مسلم کمرشل بینک)۔ اسلام کی دھجیاں اڑاتا میڈیا ہے مگر اس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے ہوتا ہے۔ چلتے جایئے آپکو

آج کے اس جدید کافرانہ نظام میں ہر کفر کے ساتھ اسلام کا لیبل نظر آئے گا۔ ایک طرف بدترین کفر و جبر ہو گا تو عین اُسی وقت اس کے ساتھ اسلام کا کوئی نہ کوئی لیبل بھی موجود ہو گا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

حضرات! اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ کفر جب بھی خالص ہو گا وہ دھڑام سے گر جائے گا۔ کفر کی زندگی تب تک ہی ہے کہ جب تک اسے اسلام کی حمایت حاصل ہے۔ جس دن اسلام اور کفر دونوں الگ الگ ہو گئے اس دن کفر کی موت ہو گی۔ کفر اسلام کا لیبل لگا کر ہی زندگی پاتا ہے۔ اسلام کا نام استعمال کر کے ہی یہ مسلم معاشروں پر قائم ہوتا ہے۔

پس اس کفر کو اسلام سے علیحدہ کر دینا، اس کے غلیظ جسم سے اسلام کی پاکیزہ عبا اتار پھینکنا، اس کے بدبودار جُثے سے اسلام کی خوشبو کو دور کر دینا ہی اسلام کی نصرت کرنا ہے۔ اور یہی کچھ کرنے کے لیے ہمیشہ انبیاء اس دنیا میں آتے رہے ہیں۔ انکا مشن اس کے سوا کیا تھا کہ لوگوں کے سامنے حق و باطل کو علیحدہ علیحدہ کر دکھائیں، ایمان و کفر کے فرق کو واضح کر دیں، توحید اور شرک کی حقیقت کو عیاں کر دیں۔ یہی کام انبیاء کے پیروکاروں کا ہے کہ وہ کسی صورت حق اور باطل کو گُڈمڈ نہیں ہونے دیتے۔

جبکہ اہل نفاق، امت کے غدار ہمیشہ ہی کفر کو چھپانے کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے رہے ہیں، کفر کو اپنی بقا کے لیے ایسے طبقے کی ضرورت ہوتی ہے جو اُن کے کفر پر اسلام کے پردے ڈالنے کا کام دے، جو کافرانہ حرکتوں کا اسلامی جواز پیش کرے، جو نجس و پلید قانون پر اسلام کا سپرے کرے۔ ایسا طبقہ ہی کفر کی بقا کا ضامن ہے۔

اس بنیادی تمہید کے بعد اب ہم اپنے عنوان کی جانب آتے ہیں۔ ان کافرانہ نظاموں نے جس طرح اپنے ہر کفر میں اسلام کا خانہ رکھا ہے اسی طرح انہوں نے اسلامی تحریکوں کے لیے بھی جگہ رکھی ہے۔ ہمیں اس حقیقت سے انکار نہیں ہے کہ یقیناً ان کفریہ ریاستوں میں اسلامی تحریکیں اسلام کا ایک قیمتی ورثہ ہیں۔ انہی کی بدولت اسلامی دعوت کا کچھ ناکچھ کام ہوتا ہے، بلکہ انہی تحریکوں سے حالیہ جہاد کھڑا ہوا ہے اور جہاد کی زبردست نصرت ہوئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ ان تحریکوں اور مخلص نوجوانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ان کی بقاء میں خود ان کافرانہ ریاستوں کا ایک کردار ہے، تاکہ وہ ان تحریکوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر سکیں، کفر انہیں اسی نیت و مقصد سے کام کرنے دیتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی مرحلے اور موڑ پر ان کے ذریعے اپنی زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کا آپ پاکستانی معاشرے میں باآسانی تجزیہ کر سکتے ہیں۔

ایک لادین ریاست کے قیام کی خاطر قوم کو لا الہ الا اللہ کا نعرہ دیا گیا اور اس پر لاکھوں مسلمانوں سے قربانیاں لی گئیں۔ اور یہ ریاست وجود میں آگئی تو اس پر پہلے دن سے کافرانہ نظام قائم کیا گیا۔ صرف اس کافرانہ نظام کو وجود دینے کے لیئے امت کا پاکیزہ خون نہیں پیا گیا بلکہ اس کی بقا کی قیمت بھی آج تک امت کے پاکیزہ خون سے اٹھائی جا رہی ہے۔ یہاں جہاد کے نام پر جاہلی ریاستوں کی حفاظت اور ان کے مفادات کے تحفظ کا خوب خوب انتظام کیا گیا ہے۔ مسلم نوجوانوں کے پاکیزہ خون کو ناپاک ریاستوں کی خاطر بہایا جا رہا ہے۔ کشمیر بنے کا پاکستان کے جاہلی مقصد کے لیے جہاد و قتال جیسی عظیم عبادت کا استعمال ہو رہا ہے۔

اسی طرح اسلامی تحریکوں کو اسلامی انقلاب کے نام پر جمہوریت کے راستوں پر ڈال کر کفر اپنے مقاصد حاصل کر رہا ہے، غلبہ اسلام کے عظیم جذبے اور قربانی کو کفر اپنی بقا کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

اسلام کے لیبل کے استعمال کا نقصان محض اُمت کا خون لینے اور اس کے جذبات کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے تک نہیں رکا بلکہ اسی آڑ نے کفر نے اسلام کے مفاہیم تک کو بدل ڈالا۔ جمہوریت کا کفر اسلام کی شورائیت قرار پایا، وطن کے لیے جاہلی جنگ جہاد بنی، عقیدہ الولاء والبراء پر مصلحت کی چھری چلائی گئی، اسلامی تحریکوں کو مسلسل اسلامی حمیت و غیرت سے دور کیا، مصلحت اور حکمت کے نام پر انہیں اس دین کی بنیاد توحید تک سے پھیر ڈالا، رواداری کے نام پر انہیں مشرکوں اور کافروں سے محبت کرنے کی مشق کروائی اور یوں مسلم معاشرے میں پائے جانے والی خیر پر تابڑ توڑ حملے کیے۔ الغرض کفر نے اسلام کا لیبل لگا کر مسلمانوں کا بھی بیڑہ غرق کیا اور اسلامی مفاہیم کو بھی بدل ڈالا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس صورت حال میں اسلامی جماعتوں کو کیا کرنا چاہیے؟

حضرات اسلامی تحریکوں کو درج ذیل اُمور اپنے سامنے نہایت واضح طور پر رکھنی چاہیں:

(الف) اللہ کی توحید کا بانگ دہل اعلان اور اللہ کی خاطر دشمنی و محبت کو زندہ کرنا چاہیے۔ اللہ کے دشمن چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہوں اور کتنے بھی طاقتور کیوں نہ ہوں ان کا کھلم کھلا کفر و انکار کرنا چاہیے، چاہے اس کی کوئی بھی قیمت کیوں نا چکانی پڑے۔ اسلامی تحریکوں کو ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ دعوت کو اپنانا چاہیے۔ اللہ کی مدد تب ہی شامل حال ہو گی کہ جب وہ اللہ کی خاطر معاشرے سے ٹکرلیں گے۔ انہیں صاف صاف اعلان کرنا چاہیے کہ اللہ کے سِوا کسی اور کو پکارنا، کسی اور پوجا شرک ہے، اللہ کے قانون کے سوا کسی اور کے قانون سے فیصلے کرنا کفر ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ کی خاطر دوستی و دشمنی کو قائم کرنا چاہیے یہی عزت کی راہ ہے اور یہی دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی:

(ب) انہیں اسلامی نظام خلافت کی جانب بڑھنا چاہیے، کیونکہ خلافت کی چھتری تلے ہی وہ صحیح معنوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ خلافت ہی ان کی حقیقی مددگار اور ناصر ہے۔ انہیں اپنے کارکنان میں خلافت کے تصور کو اُبھارنا چاہیے۔ اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ ان جاہلی ریاستوں کی حقیقت کو اپنے سامنے واضح رکھیں۔ یہ ریاستیں مسلم نوجوانوں کا گھر نہیں ہیں، مسلم دنیا کا گھر خلافت ہے۔ اور یہ ریاست اس نظام خلافت کی دشمن ہے۔ اس حقیقت کو ہماری اسلامی جماعتوں کے سامنے واضح ہونا چاہیے۔

(ج) ان تحریکوں کو کسی بھی صورت اسلام کی خالص تحریک جو اللہ کی وحدانیت کے قیام کے لیے کھڑی ہو اس کے خلاف کبھی بھی دشمن قوتوں کے ہاتھوں استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ وگرنہ یہ تحریکیں اسلامی نہیں رہیں گی بلکہ یہ کفر کی آلہ کار اور کفر کا ہتھیار شمار ہوں گی جیسا کہ آج عراق و شام کی بیشتر تنظیموں کا حال ہے۔ کفر ہر صورت اسلام کی خالص تحریک کو دبانا چاہے گا کیونکہ یہ خالص تحریک دراصل کفر کے لیے موت کا پیغام ہے، یہ وطنیت کے لیے ہلاکت اور ریاست کے خاتمے کا سبب ہے۔ یاد رکھیے اسلامی خلافت اس ریاستی نظام کے ملبے پر ہی قائم ہو گی، یہ اسے تباہ کرنے کے بعد ہی کھڑی ہو گی۔ اس لیے یہ ریاستیں ہر صورت اپنی بقاء کے لیے اپنے

نظام کے تحت جینے والی جماعتوں کو استعمال کریں گی۔ وہ ہر صورت ان کے منہ سے وہ فتوے، الزامات اور پروپیگنڈے نکلوائیں گی کہ جو وہ چاہتیں ہیں۔ اسلام کے نظام کو قائم کرنے والوں کو یہ کبھی خوارج کہلوائیں گی اور کبھی فسادی! ۔ پس اے اسلامی تحریکوں تمہیں کسی صورت کفر کے ہاتھوں استعمال نہیں ہونا چاہیے تمہارے وجود کو ہی کیوں نہ مٹا ڈالا جائے۔

(د) اسلامی تحریکوں کو اپنے آپ کو ہجرت و جہاد کے لیے تیار رکھنا چاہیے۔ کیونکہ بالآخر کفر نے ان پر مظالم ڈھانے ہی ڈھانے ہیں۔ لہذا ان جاہلی ریاستوں میں آپ دعوت اور تمکن کے لمبے چوڑے منصوبے مت بنائیں۔ یہاں وہی عزت کے ساتھ باقی رہ سکے گا جو کفر کا آلہ کار بنے گا۔ جس نے بھی کفر کی بجائے اسلام کا ساتھ دیا وہ مٹا ڈالا جائے گا۔ پس اپنے آپ کو قربانیوں کے لیے تیار رکھیں اور اگر عزت چاہیے تو پھر ہجرت کی راہ اپنائیں۔

تو حضرات! اس ساری اصولی بات کے بعد آج آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آخر کیوں مسلم ممالک میں علماء اور اسلامی تحریکیں دن رات دولت اسلامیہ کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں۔ آخر کیوں انہیں خوارج، تکفیری اور فسادی کہا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے اسلامی نظام خلافت کے قیام کے سبب آج کی ریاستیں اپنی موت دیکھ رہی ہیں، جو کل تک اپنے آپ کو اسلامی کہلاتی تھیں آج ان کے اسلام کی حقیقت دنیا پر آشکار ہو رہی ہے۔ اسی لیے یہ ریاستیں اپنی بقا کے لیے اسلامی جماعتوں کو استعمال کر رہی ہیں۔ پس اے بھائی ان علماء اور تحریکوں سے بچ کر رہنا یہ اسلام نہیں کفر کی خدمت کر رہے ہیں، یہ خلافت نہیں ریاست کی نصرت کر رہے ہیں، یہ کفر کو بچانا چاہتے ہیں اسی لیے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے اور دولت اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔ اپنی نظام خلافت کو پوری دنیا پر غالب فرمائے۔ آمین

آج دولت اسلامیہ حقیقی معنوں میں اللہ کی توحید کا اعلان کرنے والی جماعت ہے، یہی لوگ اس زمین پر ڈنکے کی چوٹ پر شرک کا انکار کرتے ہیں۔ یہی لوگ اس دھرتی پر عقیدہ الولاء والبراء کو قائم کرنے والے ہیں، جنہوں نے وطنوں اور ریاستوں کی سرحدوں کو مٹا ڈالا، ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک جان بنا دیا اور ساری دنیا کے کافروں سے عداوت و بغض کا اعلان کر دیا۔ اپنے اور غیر سب گواہ ہیں کہ دنیا کی کوئی کفریہ طاقت ان کی دوست نہیں ان کا دوست صرف اللہ ہے۔ ان کا ناصر صرف اللہ ہے، ان کے پیچھے صرف اللہ ہے۔

اے مالک الملک اپنے ان کمزور بندوں کی مدد و نصرت فرما، اے مالک اپنے مخلص نوجوانوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے، اے مولا ان پاکباز جانوں کی حفاظت فرما، ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما، ان کے قیدیوں کو رہا فرما، ان کے مریضوں کو شفایاب فرما، ان کی حاجتوں کو پورا فرما۔ بے شک تو ہی مدد کرنے والا ہے۔ آمین یارب العالمین